خطبات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

ترتیب و ترجمہ: اقبال حیدر حیدری

ناشر: موسسہ امام علی علیہ السلام، قم المقدسہ

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں اس کی فنی طورپر تصحیح اور تنظیم ہوئی ہے

مقدمہ ناشر

بِسْمِ ا للهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على رسوله وآله والطيبين الطاهرين، امّا بعد:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مسجد نبوی میں وہ تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا ہے جس میں عالم انسانیت کے لئے بہترین عبرتیں ہیں، اور رسول اکرم(ص) کے بعدپیش آنے والے واقعات سے باخبر ہونے کا بہترین ذریعہ ہے، حضرت فاطمہ زہرا (س) کی وہ شخصیت ہے کہ جن کے باپ، شوہر اور بیٹوں کی بارے میں خداوندعالم کی طرف سے آیہ تطہیر نازل ہوئی ، لہذا آپ جو بھی ا پنے باپ اور اپنے شوہر کے بارے میں کہتی ہیں وہ عین حق وحقیقت ہے، جس کا بیان واضح اور روشن ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بی بی جو معصومہ دوعالم او ربا پردہ خاتون ہیں کس وجہ سے اپنے گھر سے نکلی، اورکیوں مسجد میں جاکر اس انداز میں خطبہ دیا جو تاریخ کے دامن میں آج بھی باقی ہے اور آپ کی اور اہل بیت رسول (ع) کی مظلومیت پر دلالت کر رہاھے، وہ باحجاب بی بی اچانک گھر سے نکل پڑیں جن کی تمنا یہ تھی کہ نہ وہ کسی نامحرم مرد کو دیکھیں اور نہ ان کو کوئی نا محرم مرد دیکھے،! تو ظاھر ہے کہ آپ کا گھر سے نکلنا ایک اہم مسئلہ ہے اور آپ کی گفتگو ایسی باتوں پر مشتمل ہے جو تاقیام قیامت واضح دلیل ہے، آپ کا یہ خطبہ لوگوں کے انحراف اورکج روی کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسول اکرم(ص) کی وفات کے بعد وہ لوگ کس طرح منحرف ہوگئے اور رسول اسلام(ص) کے تمام فرموات کو پسِ پشت ڈالل دیا۔

آنحضرت (ص)نے بھت سی احادیث میں اس بات کو مکرربیان فرمایا ہے کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہے اور خلافت الٰہی کا کون حقدارہے، انھیں تمام باتوں کی طرف حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے اس فصیح وبلیغ خطبہ میں اشارہ فرمایا ہے ، یہ وہ خطبہ ہے کہ جس میں اس بات پر مستحکم اور ٹھوس دلیل موجود ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کو علم، فصاحت اور مومنین کی دلوں میں محبت عطا کی گئی ہے۔

موسسہ امام علی علیہ السلام نے ضروری سمجھا کہ اس خطبہ اور آخری وقت میں مھاجرین وانصار کی عورتوں کی عیادت کے وقت آپ کے خطبوں کو نشر کرے، تاکہ موسسہ بھی آپ کے غصب شدہ حق اورآپ اور اہل بیت رسول کی مظلومیت کو بیان کرنے میں اپنے

فریضہ کو ادا کرسکے، یہ وہ مظلومیت تھی کہ جو رسول اسلام(ص) کے انتقال کے بعد شروع ہونے والے انقلاب کے وقت پیش آیےاور یہی وہ انقلاب ہے جس کی طرف قرآن مجید کی درج ذیل آیہ شریفہ اشارہ کررهی ہے:

(وما مُحَمَّد الا رسول قد خلت من قبله الرّسل افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضرالله شیئا وسیجزی الله الشاکرین)۔ (سورہ آل عمران آیت۱۴۴)

'' محمد(ص)صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبرموجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کردئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاوگے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہونچاسکتا، خدا شکر کرنے والونکو جزائے خیر دیتاہے'' ۔

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

موسسہ امام علی علیہ السلام ۔قم جمہوری اسلامی ایران

وقال سوید بن غفلة لما مرضت فاطمة الزهراء المرضة التي توفيت فيها اجتمعت اليها نساء المهاجرين والانصار ليعدنها ،فسلمن عليها فقلن لها كيف اصبحت من علتک یابنة رسول الله،فحمدت الله وصلت علی ابيها المصطفیٰ(ص) ثم قالت أصبحت والله عائفة لدنياكن قالية لرجالكن لفظتهم بعد أن عجمتهم و شنأتهم بعد ان سبرتهم فقبحا لفلول الحد واللعب بعد الجد، وقرع الصفاة وصدع القناة وخطل الآراء وزلل الأهواء، ولبئسما قدمت لهم انفسهم أن سخط الله عليهم وفی العذاب هم خالدون (سوره مائده ، آیت ۸۰) ، لا جرم والله لقد قلدتهم ربقتها وحملتهم أوقتها وشننت عليهم غارتها فجدعا وعقرا وبعدا للقوم الظالمين

مدینہ کی عورتوں سے خطاب

سوید بن غفلہ کھتے ہیں کہ جس وقت جناب فاطمہ زھرا (س)مریض ہوئیں اور آپ کا مرض اس قدر بڑھا کہ اسی مرض میں اس دنیا سے رحلت کرگئیں، اس وقت مھاجرین اور انصار کی عورتیں بی بی کی عیادت کے لئے آئیں اور جناب سیدہ کو سلام کیا اور آپ کی احوال پرسی کی تو آپ نے ان سے مخاطب ہوکر پھلے خداوندعالم کی حمد وثناکی اور اپنے باپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درود وسلام بھیجا اور فرمایا: ”بخدا میری زندگی اس حال میں ہے کہ میں تمھاری زندگی کو دوست نہیں رکھتی اور تمھارے مردوں سے بیزار ہوں، ان کو آزمانے کے بعد چھوڑ دیا ہے اور ان کی بدنیتوں اور بری عادتوں کی بناپر ان سے دوری اختیار کرلی ہے۔

کتنی بری بات ہے کہ انسان ھدایت یافتہ ہونے کے بعد بھی ضلالت وگمراھی کے راستہ پر چلے، حق اور نور وھدایت کو حاصل کرنے کے بعد ظلمتوں اور تاریکیونمیں جا پھنسے،وائے ہو ان لوگوں پر جو حق وحقیقت کی راہ اور پیغمبر اکرم کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوجائےں! اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ابن عم (علی علیہ السلام) سے کنارہ کشی کرلیں، وہ علی (ع) جو باب مدینۃ العلم، مظھر تقوی وعدالت ، صاحب شجاعت و حقیقت ہیں ۔

ويحهم أنّى زعزعوها عن رواسی الرسالة، وقواعد النبوة والدلالة ومهبط الروح الامين والطبين بأمور الدنيا والدين(ألا ذلک هو الخسران المبين)[1]

وما الذی نقموا من أبی الحسن عليه السلام ا نقموا منه والله نكير سيفه وقلة مبالاته بحتفه وشدة وطأته ونكال وقعته وتنمره فی ذات الله عزّ وجلّ وتالله لو مالوا عن المحجة اللائحة وزالوا عن قبول الحجة الواضحة لردهم اليها وحملهم عليها ولسار بهم سيراً سجحا لايكلم حشاشه ولا يكل سائره ولا يمل راكبه ولأوردهم منهلا نميرا صافيا رويا فضفاضاً تطفح ضفتاه ولا يترنق جانباه ولأصدرهم بطانا ونصح لهم سرا واعلانا، ولم يكن يتحلى من الدنيا بطائل ولا يحظی منها بنائل غير ري الناهل وشبعة الكافل ولبان لهم الزاهد من الراغب والصادق من الكاذب

‘‘کس قدر برا ہے (دنیا میں بھی) خدا ان پر غضبناک ہوا اور آخرت میں بھی ہم یشہ عذاب میں رہےں گے’’

واقعاً کس قدر تعجب کا مقام ہے :

ان لوگوں نے کس طریقہ سے میرے ابن عم علی ابن ابی طالب (ع) کو تنھا چھوڑکر خلافت کی مھار دوسروں کے گلے میں ڈال دی اور آپ کی مخالفت کرکے جداہوگئے، اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔

واقعاً افسوس کا مقام ہے کہ میرے ابن عم کو خانہ نشین بنادیا اور ان کے قتل کے درپے ہوگئے اور واقعاً تعجب ہے کہ۔ انھوں نے رسالت کے ستون اور بنیاد کو چھوڑ دیا، وحی کی جائے نزول کو ترک کردیا اور دنیا کے لئے دین میں اختلاف کرڈالا، ‘‘آگاہ ہوجاؤ کہ یھی لوگ خسارے میں ہیں۔’’

خدا کی قسم ! ان سے دوری کی وجہ ان کی تلوار سے خوف ووحشت تھی،کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام قوانین اسلامی کو جاری کرنے اور حق وحقیقت کے فیصلہ کرنے میں ذرہ برابر بھی رعایت نہیں کرتے ہیں، اور تمام تر شرت اور کمالِ شجاعت واستقامت سے خداوندعالم کے احکامات کو تمام چیزوں میں جاری کرتے ہیں۔

اور اگر وہ لوگ حضرت کی پیروی کرتے تو وہ راہ مستقیم اور ہم یشگی سعادت اور دائمی خوشبختی کی طرف ھدایت کرتے، اور دیکھتے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کو بھترین طریقہ سے سیراب کرتے اور ان کو بھوک سے نجات دیتے،اور ان کی مشکلات کو دور کرتے اس طرح سے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرتے کہ صادق اور کاذب (جھوٹے) میں تمیز ہوجاتی اور زاھد اور لالچی میں پہچان ہوجاتی۔

(ولو ان اھل القریٰ آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والأرض ولکن کذبوا فأخذناھم بما کانوا یکسبون)(2)

(والذین ظلموا(من ھوٴلاء) سیصیبھم سیئات ما کسبوا وماھم بمعجزین)[3]

ألا ھلم فاستمع وما عشت اراک الدھر عجبا، وإن تعجب فعجب قولھم لیت شعری الی ایّ سناد استندوا وإلی أی عماد اعتمدوا وبأیة عروة تمسکوا وعلی أیة ذریة قدموا واحتنکوا لبئس المولی ولبئس العشیر وبئس للظالمین بدلا[4]

استبدلوا و اللہ الذنابیٰ بالقوادم والعجز بالکاھل فرغما لمعاطس قومٍ (یحسبون انھم یحسنون صنعا)[5] (ألا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون)[6] ویحھم (أ فمن یھدی إلی الحق أحق أن یتبع أم من لا یھدِّی إلا أن یھدی فما لکم کیف تحکمون)[7]

''اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اورپرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتوں (کے دروازے) کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں نے (ہم ارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کی کرتوتوں کی بدولت ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا۔ ''

''اور جن لوگوںنے نافرمانیاں کی ہیں انہیں بھی اپنے اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی پڑیں گی اور یہ لوگ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے۔''

آگاہ ہوجاؤ کہ مجھے زمانہ پر تعجب نہیں ہے اور اگرتمھیں تعجب ہے تو دیکھ لو کہ (حق سے منحرف ان) لوگوں نے کس راستہ کا انتخاب کیا ، کس دلیل کے ذریعہ استدلال کیا اور کن باتوں پر بھروسہ کیا، اور کس بل بوتہ پر اقدام کیا اور غالب ہوگئے، کس کا انتخاب کیا اور کس (عظیم شخصیت) کو چھوڑ دیا''بے شک ایسا مالک بھی برا ہے اور ایسا رفیق بھی براھے۔''اور ظالمین کو برا ہی بدلا دیا جائے گا۔

تم لوگوں نے کمزوروں کو طاقتور بنادیا اور کمزوری کو طاقت سے بدل دیا، مغلوب اور ذلیل وہ قوم''جو اس خیال خام میں ہے کہ وہ یقینا اچھے اچھے کام کررہے ہیں''

اما لعمری لقد لقحت فنظرۃ ریثما تنتج، ثم احتلبوا ملٔ القعب دما عبیطا وذعافا مبیدا، ھنالک یخسر المبطلون ویعرف التالون غب ما أسس الأولون ثم طیبوا عن دنیاکم نفسا واطمئنوا للفتنۃ جاشا وأبشروا بسیف صارم، وسطوۃ معتد غاشم وبھرج دائمٍ شامل واستبداد من الظالمین یدع فیأکم زھیدا وجمعکم حصیدا، فیا حسرتی لکم وأنی بکم وقد عمیت علیکم، (أنلزمکموھا وأنتم لھا کارھون)[8]

قال سوید بن غفلۃ فأعادت النساء قولھا (ع) علی رجالھن فجاء الیھا قوم من المھاجرین والانصار معتذرین وقالوا یا سیدۃ النساء لوکان أبو الحسن ذکر لنا ھذا الأمر من قبل أن یبرم العھد ویحکم العقد لما عدلنا عنہ إلی غیرہ، فقالت علیھا السلام الیکم عنی، فلا عذر بعد تعذیرکم ولا امر بعد تقصیرکم''[9]

''بے شک یہی لوگ فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں'' ۔ ''جو تمھیں دین حق کی راہ دکھاتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو (دوسرے) کی ھدایت تو درکنار خود ہی جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے راہ دیکھ نہیں پاتا ،تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو۔''

اپنی جان کی قسم ان لوگوں کے کارناموں کے نتائج برے نکلے جس کی بنابر انہیں شدید فتنہ وفساد سے دوچار ہونا پڑا، اور زھر ھلاہ-ل پینا پڑا ، پس باطل خسارے میں ہیں اور باطل چھرے بے نقاب ہوگئے، آخر کار اس فتنہ وفساد کی بنیاد ڈالنے والے خ-ودھی اس کا م-زہ چکھیں گے،وہ یہ فتنہ برپا کرکے مطمئن ہوگئے، کیونکہ ظالمین نے ہی اس آگ کو بھڑکایا، ننگی تلواریں چھوڑیں، یھاں تک ای-ک دوس-رے پر غلبہ کرنے لگے، اور تمھارے گروہ کو حقیر سمجھا گیا اور تمھارا سب کچھ برباد کردیا گیا، واقعاً افسوس کا مقام ہے، خدا تمھ-اری ھ-دایت کرے، تمھارے دل ٹیڑھے ہوگئے ہیں، ””تو کیا میں اس کو (زبر دستی) تمھارے گلے میں منڈھ سکتا ہوں“۔

سوید بن غفلہ کھتے ہیں کہ یہ خطبہ سن کر عورتیں واپس چلی گئیں اور سب کچھ اپنی مردوں سے بیان کیا تو ان میں سے مھ-اجرین وانصار کے بعض لوگ عذر خواھی کے لئے بی بی دوعالم کے پاس آئے اور کہا کہ اے سیدۃ نساء العالمین، اگر ہماری بیع-ت سے پھلے ابوالحسن نے ہم کو یہ سب کچھ بتایا ہوتا تو پھر ہم ایسا نہ کرتے اور آپ سے دور نہ ہوتے، (یعنی ثقیفہ میں بیعت نہ کرتے) ۔

تب حضرت زھرا سلام اللہ علیھانے فرمایا: تم لوگ یھاں سے چلے جاؤ کیونکہ تمھاری خطائیں قابل بخشش نہیں ہیں۔

---

(1) سورہ زمر آیت ۱۵

(2) سورہ اعراف آیت ٦۹

(3) ،سورہ زمر آیت ۵۱

(4) سورہ حج آیت ۱۳

(5) سورہ کہف آیت ۱۰۴

(6) سورہ بقرہ آیت ۱۲۔

(7) سورہ یونس آیت ۳۵۔

(8) سورہ ہود آیت ۲۸

(9) احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛دلائل الامامۃ، ص ۳۰؛ کشف الغمہ، ج۱، ص۱۸۰؛ بحار الانوار، ج۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نھج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج۱٦، ص ۲۱۱۔

خطبة الزهرا (س) فی مسجد النبی (ص)

رویٰ خطبة الزهرا سلام اللہ علیها فی المسجد النبی جمع من اعلام الشیعة والعامة بطرق متعددة تنتهی بالاسناد عن زید بن علی ، عن ابیه، عن جده علیه السلام وعن الامام جعفر بن مُحَمَّد الصادق علیه السلام عن ابیه الباقر علیه السلام وعن جابر الجعفی عن ابی جعفر الباقر علیه السلام وعن عبد اللہ بن الحسن، عن ابیه وعن زید بن علی، عن زینب بنت علی علیه السلام وعن رجال من بنی هاشم، عن زینب بنت علی علیه السلام وعن عروة بن الزبیر، عن عائشة، قالوا لما بلغ فاطمة علیها السلام اجماع ابی بکر علی منعها فدک، وانصرف عاملها منها لاثت خمارها علی راسها واشتملت بجلبابها، واقبلت فی لُمةٍ من حفدتها، ونساء قومها ، تطأ ذیولها، ما تخرم مشیتها مشیة رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم

مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کاتاریخ ساز خطبہ

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ شیعہ وسنی دونوں فریقوں نے متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے کہ جس کی سند کا سلسلہ زید بن علی تک پہونچتا ہے ، اس طرح کہ انھوں نے اپنے پدر بزرگوار او رجد اعلی سے نقل کیا ہے ، اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے، نیز جابر جعفی نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا، اسی طرح جناب عبد اللہ بن حسن نے اپنے والد امام حسن علیہ السلام سے ،نیز زید بن علی نے زینب بنت علی علیہ السلام سے ،اسی طرح خاندان بنی ھاشم کے بعض افراد نے زینب بنت علی علیہ السلام سے، نیز عروۃ بن زبیر نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے ، یہ سب لکھتے ہیں :

حتیٰ دخلت علی ابي بكر وهو فی حشدٍ من المهاجرين والانصار وغيرهم، فنيطت دونها ملاء ة، فجلست ثم انّت انّةً اجهش القوم لها بالبكاء، فارتجّ المجلس، ثم امهلت هنيهة، حتی اذا سكن نشيج القوم، وهدات فورتهم، افتتحت الكلام بحمدالله فقالت:

‘‘ الحمدُ للهِ علیٰ ما انعم وله الشكر علی ما الهم، والثناء بماقدّم من عموم نِعَمٍ ابتدأها،وسبوغ آلاء أسداها وتمام منَن أولاها،جمّ عن الاحصاء عددها، ونأیٰ عن الجزاء أمدُها،وتفاوت عن الادراک أبدها وندبهم لِاسْتِزادتها بالشكرلاتّصالها واستحمد الی الخلائق باجزالها،وثنّی بالندب الی امثالها

واشهدان لا اله الّا الله وحد ه لاشريک له،كلمةٌجعل الاخلاص تأ ويلها وضمن القلوب موصولها ،وانار فی

جس وقت جناب ابوبکرنے خلافت کی باغ ڈور سنبھالی اورباغ فدک غصب کرلیا، جناب فاطمہ(س) کوخبر ملی کہ اس نے سرزمین فدک سے آپ کے نوکروں کو ہٹاکراپنے کارندے معین کردیئے ہیں تو آپ نے چادر اٹھائی اورباپردہ ھاشمی خواتین کے جھرمٹ مینمسجد النبی(ص)کی طرف اس طرح چلی کہ نبی(ص) جیسی چال تھی اور چادرزمین پر خط دیتی جارھی تھی۔

جب آپ مسجد میں وارد ہوئیں تواس وقت جناب ابو بکر،مھا جرین و انصار اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے،آپ پردے کے پیچھے جلوہ افروز ہوئیں اور رونے لگیں،دختر رسول کوروتا دیکھ کرتمام لوگوں پر گریہ طاری ہوگیا،تسلی و تشفی دینے کے بعد مجمع کو خاموش کیاگیا، اور پھر جناب فاطمہ زھرا (س) نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیںجس نے مجھے اپنی بے شمار اوربے انتھا نعمتوں سے نوازا،میں شکر بجالاتی ہوں اس کی ان توفیقات پرجواس نے مجھے عطاکیں، اورخدا کی حمدو ثناء کرتی ہوں ان بے شمارنعمتوں پرجن کی کوئی انتھا نہیں، اورنہ ہی ان کاکوئی بدلاہوسکتاھے، ایسی نعمتیں جن کا تصور کرنا امکان سے باھر ہے، خدا چاہتا ہے کہ ہم اسکی نعمتونکی قدر کریں تاکہ وہ ہم پر اپنی نعمتوں کا اضافہ فرمائے، ہم یں شکر کی دعوت دی ہے تاکہ آخرت میں بھی وہ ایسے ہی اپنی نعمتوں کا نزول فرمائے ۔

میں خدا کی وحدانیت کی گواھی دیتی ہوں،وہ وحدہ لا شریک ہے، ایسی وحدانیت جس کی حقیقت اخلاص پر مبنی ہے اور جس کا مشاھدہ دل کی گھرائی سے ہو تا ہے اوراس کے حقیقی معنی پر غور وفکر کرنے سے دل ودماغ روشن ہوتے ہیں۔

التّفکّر معقولها،الممتنع من الا بصار رو ٔیته، ومن الا ٔلسن صفته، ومن الا وها م کیفیّته ،ابتدع الا شیاء لامن شیء کان قبلها ،وانشاها بلااحْتِذاء امثلةٍامْتثلها،کوّ نها بقدرته، وذرا ٔهابمشیته من غیرحا جةمنه الی تکو ینها ،ولا فا ئدة له فی تصویر ها، الا تثبیتا لحکمته ،وتنبیهاً علی طاعته، واظهاراً لقدرته،تعبّداً لبر یته و اعزازالدعوته ثم جعل الثواب علی طاعته ووضع العقاب علی معصیته ،زیادةلعباده من نقمته وحیاشة لهم الی جنته

واشهد ان ابی مُحَمَّدا عبده و رسوله، اختاره قبل ان ارسله، (وسمّاه قبل ان اجتباه) واصطفاه قبل ان ابتعثه، اذ الخلائق بالغیب مکنونة وبسَتْرِ الاهاویل مصونة،وبنهایة العدم مقرونة ،علما من اللّه تعالی بمایل الامُور واحاطة بحوادث الدّهور ومعرفة بمواقع الامور، ابتعثه اللّه اتما ماً لامره وعزیمةعلی امضاء حکمه وانفاذ اً لمقادیررحمته فرأی الأُمم فر قاً فی ادیانها،عُکَفَّاًعلی نیرانها وعابدةً لا ٔوثانها، منکرةللّه مع عر فا نها

وہ خدا جس کو آنکھ کے ذریعہ دیکھانہیںجاسکتا،زبان کے ذریعہ اس کی تعریف وتوصیف نہیں کی جاسکتی ، جو وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔

وہ خدا جس نے ایسی ایسی موجوات خلق کی جن کی اس سے پہلے نہ کوئی نظیر ملتی ہے اور نہ کوئی مثال، اس نے اپنی مرضی ومشیت سے اس کائنات کو وجود بخشا بغیر اس کے کہ اسے اس کے وجود کی ضرورت ہو، یا اسے اس کا کوئی فائدہ پہونچتا ہو۔

بلکہ کائنات کواس نے اس لئے پیدا کیا تاکہ اپنے علم وحکمت کو ثابت کرسکے ،اپنی اطاعت کے لئے تیار کرسکے، اپنی طاقت وقدرت کا اظھار کرسکے، بندوںکواپنی عبادت کی ترغیب دلاسکے اور اپنی دعوت کی اہمیت جتاسکے؟

اس نے اپنی اطاعت پر جزاء اورنافرمانی پر سزامعین کی ہے، تاکہ اپنے بندوں کوعذاب سے نجات دے ، اورجنت کی طرف لے جائے۔

میں گواھی دیتی ہوں کہ میرے پدربزرگوارحضرت محمد،اللہ کے بندے اور رسول ہیں، ان کو پیغمبری پر مبعوث کرنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا،(اوران کے انتخاب سے پہلے ان کا نام محمد رکھا)اوربعثت سے پہلے ان کا انتخاب کیا، جس وقت مخلوقات عالم غیب میں پنھاں تھیں، نیست ونابودی کے پردوں میں چھپي تھیں اورعدم کی وادیوں میں تھیں ،چونکہ خداوندعالم ہر شی کے مستقبل سے آگاہ ، زمانے کے حوادثات سے با خبر اورقضا وقدر سے مطلع ہے۔

فانارالله بأبی مُحَمَّد(ﷺ)ظلمها، وكشف عن القلوب بُهَمها وجلى عن الابصار غُمَمها وقام فی الناس بالهداية،وفا نقذ هم من الغواية وبصّرهم من العماية وهداهم الى الدّ ين القويم، ودعا هم الى الطريق المستقيم

ثم قبضه الله اليه قبض رافةواختيارور غبةوايثار، فمحمد(ﷺ)من تعب هذه الدارفی راحة

قد حُفّ با لملائكة الابرار،ورضوان الرَّبِّ الغفار،ومجاورة الملك الجبار

صلى الله على أبی نبيّه وامينه، وخيرته من الخلق وصفيه والسلام عليه ورحمةالله وبركاته

خدا نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کومبعوث کیا تاکہ اپنے مقصد کو آگے بڑھائے، اپنے حتمی فیصلوں کو پایہ تکمیل تک پہونچائے اور لوگوں پر اپنی رحمت کو نازل کرے۔

(جب آپ مبعوث ہوئے)تو لوگ مختلف ادیان میں بٹے ہوئے تھے، کفر و الحاد کی آگ میں جل رہے تھے، بتوں اور آگ کی پرستش کررہے تھے اورخدا کی شناخت کے بعد بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے وجود مقدس سے تاریکیاںچھٹ گئیںجہالت ونادانیاںدلوں سے نکل گئیں، حیرتیں و سر گردانیاں آنکھوں سے اوجھل ہوگئیں، میرے باپ نے لوگوںکی ھدایت کی اور ان کوگمراھی اور ضلالت سے نجات دی ، تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر آئے اور دین اسلام کی راہ دکھائی اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔

اس کے بعدخدانے اپنے پیغمبر کے اختیار،رغبت اورمھربانی سے ان کی روح قبض کی ،اس وقت میرا باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہے اوراس وقت فرشتوںاور رضایت غفّاراور ملک جبّارکے قرب میں زندگی گزار رہا ہے ،خدا کی طرف سے میرے باپ،نبی اور امین خدا،خیر خلق اورصفی خداپر درود و سلام اور اس کی رحمت ہو۔

ثم التفتت الیٰ اهل المجلس وقالت :

انتم عباداللہ نصب امره ونهيه، وحملة دينه ووحيه، وامناء الله على انفسكم ،وبلغاءُ ه الى الأُمم زعيم حقّ له فيكم ،وعهد قدّمه اليكم،ونحن بقيةاستخلفها عليكم كتاب الله الناطق ،والقرآن الصاد ق ، والنور الساطع،والضياء اللامع ،بيّنة بصائره ،منكشفة سرائره ، منجلية ظواهره ،مغتبطة به اشياعه،قائداً الى الرضوان اتباعه، مودٍّالیٰ النجاةاستماعه،به تنال حجج الله المنوّ رة،و عزائمه المفسرة، و محارمه المحذّرة و بيّناته الجالية وبراهينه الكافية، و فضائله المندوبة ورخصه الموهوبه و شرائعه المكتوبة

فجعل الله الايمان تطهيراًلكم من الشرک، والصلاة تنزيهاً لكم من الكبر،والزكاةتزكيةللنفس،ونماءً فى الرزق،والصيام تثبيتا للاخلاص، والحج تشييدا للدين، والعدل تنسيقا للقلوب، وطاعتنا نظاماً للملّة،وإمامتنا اُماناًمن الفرقة،والجهاد عزًاللاسلام

اس کے بعدآپ نے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا:

تم خدا کے بندے ،امرونھی کے پرچم دار اور دین اسلام کے عھدہ دار ہو، اور تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو ، تم ہی لوگوںکے ذریعہ دوسری قوم تک دین اسلام پہونچ رہا ہے،تم نے گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ تم ان صفات کے حقدارہو،اور کیا اس سلسلہ میں خدا سے تمھارا کوئی عھد وپیمان ہے؟ حالانکہ ہم بقیة اللہاور قران ناطق ہیںوہ کتاب خدا جو صادق اور چمکتا ہوا نور ہے جس کی بصیرت روشن ومنور اوراس کے اسرار ظاھر ہےں، اس کے پیرو کارسعادت مندھیں،اس کی پیروی کرنا ،انسان کوجنت کی طرف ھدایت کرتاھے ،اس کی باتوںکوسننا وسیلہ نجات ہے اوراس کے بابرکت وجودسے خدا کی نورانی حجتوں تک رسائی کی جاسکتی ہیں اس کے وسیلہ سے واجبات ومحرمات، مستحبات ومباحات اورقوانین شریعت حاصل ہو سکتے ہیں۔

خدا وندعالم نے تمھارے لئے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا، نمازکو تکبر سے بچنے کے لئے،زکوة کووسعت رزق اورتزکیہ نفس کے لئے، روزہ کواخلاص کے لئے،حج کودین کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے، عدالت کونظم زندگی اور دلوںکے آپس میں ملانے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

وذلاً لاهل الكفر والنفاق والصبر معونة على استيجاب الاجر ،والامر بالمعروف والنهى عن المنكر مصلحة للعامّة،وبرّ الوالدين وقايةًمن السخط ،وصلةالارحام منسأة فى العمر ومنماة للعدد والقصاص حقناً للدماء والوفاء بالنذر تعريضا للمغفرة،وتوفيةالمكاييل والموازين تغيراً للبخس ،والنهى عن شرب الخمرتنزيهاًعن الرجس، واجتناب القذف حجاباعن اللعنة وترك السرقةايجاباًللعفةوحرم الله الشرك اخلاصا له بالربوبية

(فاتقوا الله حق تقاته ولاتموتن الاّ وانْتم مسلمون) (1)

واطيعواالله فيما امركم به ونهاكم عنه

(انمايخشى الله من عباده العلماء) (2)

ثم قالت : ايهاالناس اعلموا انّى فاطمة ،وابى محمّد (صلى الله عليه وآله) اقول عوداً وبدواً أولا اقول ماقول غلطا،ولاافعل مافعل شططا۔

اورہم اری اطاعت کو نظم ملت اور ہماری امامت کوتفرقہ اندازی سے دوری، جھاد کو عزتِ اسلام اور کفار کی ذلت کاسبب قرر دیا،اور صبر کو ثواب کے لئے مددگارمقرر کیا،امر بالمعروف و نھی عن المنکرعمومی مصلحت کے لئے اور والدین کےساتھ نیکی کو غضب سے بچنے کاذریعہ اورصلہ رحم کو تاخیر موت کاوسیلہ قراردیا ،قصاص اس لئے رکھاتاکہ کسی کوناحق قتل نہ کرونیزنذر کوپوراکرنے کوگناھگاروںکی بخشش کاسبب قرار دیااورپلیدی اورپست حرکتوںسے محفوظ رہنے کے لئے شراب خوری کوحرام کیا،زنا کی نسبت دینے سے اجتناب کو لعنت سے بچنے کا ذریعہ بنایا ،چوری نہ کرنے کوعزت وعفت کا ذریعہ قرار دیا، خدا کے ساتھ شرک کوحرام قرار دیا تاکہ اس کی ربو بیت کے بارے میں اخلاص باقی رہے۔

”اے لوگو! تقوی وپرہیز گاری کواپناؤ اور تمھارا خاتمہ اسلام پر ہو“

اوراسلام کی حفاظت کروخدا کے اوامرونواہی کی اطاعت کرو۔

”اورخدا سے صرف علماء ڈرتے ہیں ۔“

اس کے بعد جناب فاطمہ زھرا نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو میں فاطمہ ہوں، میرے باپ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے، میری پھلی اور آخری بات یھی ہے ،جو میں کہہ رھی ہوں وہ غلط نہیں ہے اور جو میں انجام دیتی ہوں بے ہودہ نہیں ہے۔

(لقدجائکم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حر یص علیکم بالمومنین روف رحیم)[3]

فانْ تَعزُوهُ وتعرفوہ تَجدوہ ابی دون نسائکم،واخاابن عمّی دون رجالکم ولنعم المعزیُّ الیه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم

فبلّغ الرّسالةصادعاًبالنَّذارةِ ،مائلاًعن مدرجةالمشرکین ضارباثبجهم، آخذاًبا ٔکظامهمْ داعیاًالی سَبیلِ ربّه بالحکمة والموعظة الحسنة یجفّ الاصنام وینکث الهام حتیٰ انهزم الجمع وولّواالدّبر حتی تفرّی اللیل عن صبحه واَسفر الحقّ عن محضه و نطق زعیم الدین وخرست شقاشق الشّیاطین وطاح وشیظ النّفاق وانحلّت عقد الکفر والشّقاق وفهتم بکلمة الاخلاص و فی نفر من البیض الخماص

وکنتم علی شفا حفرة من النّار مذقة الشارب و نُهزة الطّامعٍ وقبسةالعجلان و موطیٔ الاقدام تَشربون الطَّرق وتقتاتون القدّ اَذلّةًخاسیٔن تخافون ان یتخطّفکم النّاس من حولکم

’’خدانے تم ہی میںسے پیغمبر کو بھیجاتمھاری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تھی وہ تم سے محبت کرتے تھے اورمومنین کے حق میں دل سوز وغفوررحیم تھے۔‘‘

وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمھاری عورتوں کے باپ،میرے شوہر کے چچازاد بھائی تھے نہ کہ تمھارے مردوںکے بھائی،اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے منسوب ہونا کتنی بھترین نسبت اور فضیلت ہے۔

انھوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کوعذاب الٰھی سے ڈرایا، اورشرک پھیلانے والوں کا سد باب کیاان کی گردنوںپر شمشیرعدالت رکھی اورحق دبانے والوںکا گلادبادیاتاکہ شرک سے پرہیز کریں ا ور توحید وعدالت کوقبول کریں۔

اپنی وعظ و نصیحت کے ذریعہ خداکی طرف دعوت دی،بتوں کو توڑااور ان کے سروں کو کچل دیا،کفارنے شکست کھائی اورمنھ پھیر کر بھاگے ،کفر کی تاریکیاں دور ہوگئیں اورحق مکمل طور سے واضح ہوگیا،دین کے رھبر کی زبان گویاہوئی اورشیاطین کی زبانوں پر تالے پڑ گئے ، نفاق کے پیروکار ھلاکت و سر گردانی کے قعر عمیق میں جا گرے کفر و اختلاف اور نفاق کے مضبوط بندھن ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔

(اور تم اہلبیت (ع) کی وجہ سے) کلمہ شہادت زبان پر جاری کرکے لوگوں کی نظروں میں سرخ رو ہوگئے ،درحالانکہ تم دوزخ کے دھانے پر اس حالت میںکھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھوکے شخص کے لئے روٹی کا ایک تر لقمہ، اور تمھارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تھاجو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے۔

فانقذكم الله تبارک وتعالیٰ بابی مُحَمَّد(صلی الله علیه آله وسلم) بعد اللتيا والتی،و بعد ان مُنی ببُهم الرجال وذوبان العرب ومردة اهل الكتاب (كلما اوقدوانارا للحرب اطفأها الله)(4)

او نجم قرن الشيطان ،او فغرت فاغرة من المشركين قذف اخاه علياًفی لهواتها،فلا ينكفیء حتی يطأ جناحها باخمصه ،ويخمد لهبها بسيفه مكدودا فی ذات الله، مجتهدًا فی امر الله قريباً من رسول الله ،سيدا فی اولياء الله، مشمّرا ناصحاً ،مجداًكادحاً لاتاخذه فی الله لومة لائم وانتم فی رفا هية من العيش وادعون فاكهون ، آمنون تتربصون بنا الدوائر، وتتوكفون الاخبار ،وتنكصون عند النّزال،وتفرون من القتال

تم قبائل کے نحس پنجوںکی سخت گرفت میں تھے گندا پانی پیتے تھے اور حیوانوںکو کھال سمیت کہالیتے تھے،اور دوسروں کے نزدیک ذلیل وخوارتھے اوراردگردکے قبائل سے ہمیشہ ہراساںتھے۔

یہاں تک خدا نے میرے پدر بزرگوار محمدمصطفی (ص)کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھیں ،تم کو نجات دی، حالانکہ میرے باپ کو عرب کے بھیڑئے نماافراد اوراہل کتاب کے سرکشوںسے واسطہ تھا ''لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑ کا تے تھے خدا اسے خاموش کر دتیا تھا'' اور جب کو ئی شیاطین میں سے سر اٹھا تا یا مشرکوں میںسے کوئی بھی زبان کھولتاتھا توحضرت محمد اپنے بھائی (علی) کوان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے، اورعلی (ع)اپنی طاقت وتوانائی سے ان کو نیست ونابود کردیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے روشن کی گئی آگ کو اپنی تلوارسے خاموش نہ کردیتے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے۔

(وہ علی (ع)) جو اللہ کی رضاکے لئے ان تمام سختیوںکا تحمل کرتے رہے اورخدا کی راہ میں جہاد کرتے رہے ،رسول اللہ(ص) کے نزدیک ترین فرد اور اولیاء اللہ کے سردار تھے ہمیشہ جہاد کے لئے آمادہ اور نصیحت کرنے کے لئے جستجو میں رہتے تھے، لیکن تم اس حالت میںآرام کے ساتھ خوش وخرم زندگی گزارتے تھے،(اور ہمارے لئے کسی بری) خبرکے منتظررہتے تھے اوردشمن کے مقابلہ سے پرہیز کرتے تھے نیز جنگ کے وقت میدان سے فرارہوجایا کرتے تھے ۔

فلما اختار الله لنبيّه دار انبيائه ومأوی اصفيائه، ظهرت فيكم حسيكةُ النفاق،وسمل جلباب الدين ،ونطق كاظم الغاوين ،ونبغ خامل الاقلين ،وهدر فنيق المبطلين، فخطر فی عرصاتكم ، واطلع الشيطان راسه من مغرزه هاتفا بكم،فالفاكم لدعوته مستجيبين ، وللعزة فيه ملاحظين ،ثم استنهضكم فوجدكم خفافا واحمشكم فالفاكم غضابا ،

فوسمتم غير ابلكم ،واوردتم غير مشربكم، هذا والعهد قريب، والكلم رحيب، والجرح لما يندمل، والرسول لما يقبر،ابتداراً زعمتم خوف الفتنة[5]

فهيهات منكم وكيف بكم وانی تو ٔفکون ، و هذا کتاب اللّٰه بين اظهركم، اُموره ظاهرة، واحكامه زاهرة، واعلامه باهرة وزواجرهُ لائحة واوامره واضحة قد خلفتموه وراء ظهوركم ارغبة عنه تريدون؟ ام بغيره تحكمون ؟ (بئس للظالمين بدلا)[6]

جب خدا نے اپنے رسولوں اور پیغمبرونکی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کرلیا، تو تمھارے اندر کینہ اور نفاق ظاہر ہوگیا،لباس دین کہنہ ہوگیا اور گمراہ لوگوں کے سِلے منھ کُھل گئے، پست لوگوںنے سر اٹھالیا، باطل کااونٹ بولنے لگااور تمھارے اندر اپنی دم ھلانے لگا، شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باھرنکالااور تمھیں اپنی طرف دعوت دی، تم کو اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا ، وہ تم کو دھوکہ دینے کا منتظر تھا، اس نے ابھارا اورتم حرکت مینآگئے اس نے تمھیں غضبناک کیا، تم غضبناک ہوگئے وہ اونٹ جو تمھیں نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بناکر اس جگہ بٹھادیا جس کا وہ حق دار نہ تھا ،حالانکہ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی موت کوزیادہ وقت نہیں گزراتھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے ، زخموں کے شگاف بھرے نہیں تھے ،ابھی پیغمبر (ص)کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنہ کے خوف کے بھانے سے خلافت پر قبضہ جمالیا ،،لیکن خبردارر ہو کہ تم فتنہ میں داخل ہوچکے ہو اور دوزخ نے کافرونکا احاطہ کرلیا ہے ''۔

افسوس تمھیں کیا ہوگیا ہے اور تم نے کونسی ڈگراختیارکرلی ہے حالانکہ اللہ کی کتاب تمھارے درمیان موجود ہے اوراس کے احکام واضح اوراس کے امرونھی ظاھرھیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال دیا، کیا تم قرآن سے روگردانی اختیارکرنا چاہتے ہو؟یا قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟

''ظالمین کے لئے کس قدر برا بدلا ہے''

(ومن يبتغ غيرالاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرين)[7]

ثمّ لم تلبثو ا الا ريث ان تسكن نفرتها ،ويسلس قيادها ،ثمّ اخذتم تورون وقدتها وتهيجون جمرتها، وتستجيبون لهتاف الشيطان الغویّ واطفاء انوار الدين الجلی وإهمال سنن النبی الصفی، تشربون حسواً فی ارتغاء وتمشون لاهله وولد ه فی الخمرة والضراء ،ويصير منكم علیٰ مثل حزّالمدیٰ،وَوُخزالسنان فی الحشاء

وانتم الان تزعمون ان لا ارث لی من ابی (افحكم الجاهلية تبغون ومن احسن من الله حكماً لقوم يوقنون)[8]

افلا تعلمون،! بلیٰ قد تجلی لكم كا الشمس الضاحية انی ابنته

أيّها المسلمون ! أ أُغلب علی ارثی؟

" جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیا رکریگا اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا اورآخرت میں ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوگا ۔"

تم خلافت کے مسئلہ میںاتنا بھی صبرنہ کرسکے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہوجائے اوراسکی قیادت آسان ہوجائے(تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی مھار کو ھاتھوں میں لے لو) اس وقت تم نے آتش فتنہ کو روشن کردیا اور اس کے ایندھن کو اوپر نیچے کیا (تاکہ لکڑیاں خوب آگ پکڑلیں) اورشیطان کی دعوت کو قبول کرلیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول(ص) کوخاموش کرنے میں مشغول ہوگئے ،تم ظاھر کچھ کرتے ہو لیکن تمھارے دلوں میں کچھ اور بھرا ہوا ہے۔

میں تمھارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جس طرح کسی پرچھری اورنیزے سے پیٹ میں زخم کردیا جاتا ہے، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ۔

تم لوگ گمان کر تے ہو کہ ہمارے لئے ارث نہیںھے، ؟! "کیا تم سنت جاہلیت کو نہیں اپنا رہے ہو ؟!!

"کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے حکم خدا سے بھتر کون ہوگا۔"

کیا تم نہیں جا نتے کہ صاحب ارث ہم ہیں، چنانچہ تم پرروزروشن کی طرح واضح ہے کہ میںرسول کی بیٹی ہوں، اے مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے ارث سے محروم رہو ں(اور تم میری خاموشی سے فا ئدہ اٹھاکر میرے ارث پر قبضہ جمالو۔)

یا ابن ابی قحافة أفی کتاب اللّٰہ ترث اباک ولا ارث ابی ؟ (لقد جئت شیئا فریا)

افعلیٰ عمدٍ ترکتم کتاب اللّٰہ ونبذ تموہ وراء ظھور کم اذیقول: (وورث سلیمانُ داودَ) [9]

وقال فیمااقتص من خبریحییٰ بن زکریا علیہ السلام اذ قال: (ربِّ ھب لی من لدنک ولیاًیرثنی ویرث من آل یعقوب) [10]

وقال :(واولوالارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللّٰہ) [11]

وقال :(یو صیکم اللّٰہ فی اولا دکم للذکرمثل حظ الانثیین) [12]

وقال :(ان تر ک خیرا الوصیة للوالدین والا قربین با لمعروف حقاعلی المتقین) [13]

اے ابن ابی قحافہ ! کیایہ کتاب خدا میں ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ ا ورہم اپنے باپ کی میراث سے محروم رھیں، تم نے فدک سے متعلق میرے حق میں عجیب وغریب حکم لگایا ہے، اور علم وفہم کے با وجود قرآن کے دامن کو چھوڑدیا ، اس کو پس پشت ڈالدیا؟

کیا تم نے بھلادیا کہ خدا قرآن میں ارشاد فرماتا ہے <وورث سلیمان داود> ''جناب سلیمان نے جناب داود سے ارث لیا''، اورجناب یحیٰ بن زکریاکے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے دعا کی:

''بارِ الہا ! اپنی رحمت سے مجھے ایک فرزند عنایت فرما، جو میرا اورآل یعقوب کا وارث ہو''، نیز ارشاد ہوتا ہے: '' اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی (بہ نسبت دوسروں) زیادہ حق دار ہیں۔'' اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ۔ '' خدا تمہاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے '' ۔

نیز خداوندعالم نے ارشاد فرمایا:

''تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑجائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے ، جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے۔''

وزعمتم ان لا حَظْوَۃ لی ولا ارث من ابی ، ولا رحم بیننا، اُفخصّکم اللّٰہ بآیۃاخرج ابی منھا ؟ ام ھل تقولون ان اھل ملتین لا یتوارثان؟اولست انا وابی من اھل ملۃ واحدۃ؟ ام انتم اعلم بخصوص القرآن وعمومہ من ابی وابن عمی ؟

فدونکھا مخطو مۃ مر حو لۃ ، تکون معک فی قبرک، تلقاک یوم حشرک ،فنعم الحکم اللّٰہ، و نعم الزعیم مُحَمَّد(صلی اللّٰہ علیہ آلہ وسلم) والموعد القیامۃوعندالساعۃ یخسر المبطلون ولا ینفعکم اذ تندمون (ولکل نبامستقر)[14]

(وسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحلّ علیہ عذاب مقیم)[15]

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا اپنے باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور مجھے ان سے میراث نہیں ملے گی ؟

کیا خداوندعالم نے ارث سے متعلق آیات کو تم ہی لوگونسے مخصوص کردیا ہے؟ اور میرے باپ کو ان آیات سے الگ کردیا ہے ؟یا تم کھتے ہو کہ میرا اورمیرے باپ کا دوالگ الگ ملتوں سے تعلق ہے ؟ لہذا ایک دوسرے سے ارث نہیں لے سکتے۔

آیاتم لوگ میرے پدربزرگوار اور شوھر نامدارسے زیادہ قرآن کے معنی ومفاھیم ،عموم وخصوص اورمحکم ومتشابھات کوجانتے ہو ؟

تم نے فدک اور خلافت کے مسئلہ کو اونٹ کی طرح مھار کرلیا ہے اور اس کو آمادہ کرلیاھے جو قبر میں تمھاری ساتھ رہے گا اور روز قیامت ملاقات کریگا ۔

اس روز خدا بھترین حاکم ہوگا اور محمد بھترین زعیم ، ہمارے تمھارے لئے قیامت کا دن معین ہے وہاں پر تمھارا نقصان اور گھاٹا آشکارہوجائے گا اورپشیمانی اس وقت کوئی فائدہ نہ پہونچائے گی،" ہر چیزکے لئے ایک دن معین ہے" ۔ " عنقریب ہں تم جان لوگے کہ عذاب الٰھی کتنا رسوا کنندہ ہے ؟اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے کبھی چھٹکارا نہیں"۔

خطاب للانصار

ثمّ رمت بطرفها نحو الانصار فقالت :يا معشر (النقيبة)واعضاد الملة وحضنة الاسلام ،ما هذه الغميزة فى حقى،والسنّة عن ظلامتى ؟

اماكان رسول الله صلى الله عليه واله ابى يقول: "المرء يحفظ فى ولده"سرعان ما احدثتم و عجلان ذا اهالة ، ولكم طاقة بما احاول وقوّة على ما اطلب وأزاول

أتقولون : مات محمّد (ص)، فخطب جليل، استوسع وهنه،واستنهر فتقه، و انفتق رتقه ،واظلمت الارض لغيبته وكسفت الشمس والقمر، وانتثرت النجوم لمصيبته، واكدت الآمال، وخشعت الجبال ،وأضيع الحريم ،وازيلت الحرمة عند مماته

فتلك والله النازلة الكبرىٰ والمصيبة العظمىٰ ، لامثلها نازلة، ولا بائقة عاجلة، اعلن بها كتاب الله جلّ ثنا وُه فى افنيتكم وفى ممساكم ومصبحكم يهتف فى افيتكم هتافا وصراخا وتلاوة والحانا،ولقبله ما حلّ بانبياء الله ورسله حكم فصل وقضاء حتم

انصار سے خطاب

اس کے بعد انصارکی طرف متوجہ ہوئیںاورفرمایا:

اے اسلام کے مددگار بزرگو! اور اسلام کے قلعوں،میرے حق کو ثابت کرنے میںکیوںسستی برتتے ہو اور مجھ پر جو ظلم وستم ہو رہاھے اس سے کیوںغفلت سے کام لے رہے ہو ؟! کیا میرے باپ نے نہیں فرمایاتھا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رھتاھے(یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولاد کااحترام بھی ہوتا ہے؟)

تم نے کتنی جلدی فتنہ برپا کردیا ہے اور کتنی جلدی ہوا وہوس کے شکار ہوگئے! تم اس ظلم کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہو اور میرے دعوی کو ثابت کرنے کی طاقت بھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو کہ محمد مرگئے ! (او ران کا کام تمام ہوگیا) یہ ایک بھت بڑی مصیبت ہے جس کا شگاف ہر روز بڑھتا جا رہاھے اورخلاء واقع ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جانے سے زمین تاریک ہوگئی اور شمس وقمر بے رونق ہوگئے، ستارے مدہم پڑ گئے، امیدیں ٹوٹ گئیں،پھاڑوں میں زلزلہ آگیااوروہ پاش پاش ہوگئے ہیں ،حرمتوں کا پاس نہیں رکھا گیا اور پیغمبر اکرم (ص)کی رحلت کے وقت ان کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی۔

(وما مُحَّد الا رسول قد خلت من قبله الرّسل افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ينقلب علی عقبيه فلن يضرالله شيئا وسيجزی الله الشاکرين) (16)

أيْهاً بنی قيله ! أ أهضم تراث ابی؟ و انتم بمرای منّی ومسمع، ومنتدی ومجمع تلبسکم الدعوة وتشملکم الخُبرة وانتم ذوو العدد والعدة والاداة والقوة،وعندکم السلاح والجُنة تو ا فيکم الدعوة فلا تجيبون ، وتاتيکم الصرخة فلا تغيثون وانتم موصوفون بالکفاح ،معروفون بالخير والصلاح ،والنخبة التي انتخبت والخيرة التی اختيرت لنا اهل البيت

قاتلتم العرب ،وتحملتم الکدّ والتعب،وناطحتم الامم وکافحتم البُهم،لا نبرح ولا تبرحون ،نامرکم فتاتمرون ، حتی اذا دارت بنا رحی الاسلام ودرّ حلب الايام ،وخضعت نعرة الشرک، وسکنت فورة الافک وخمدت نيران الکفر،وهدأت دعوة الهرج،و استوسق نظام الدين

خدا کی قسم یہ ایک بھت بڑی مصیبت تھی جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

یہ اللہ کی کتاب ہے جس کی صبح وشام تلاوت کی آواز بلند ہورھی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اپنے حتمی فیصلوں کے بارے میں خبر دے رھی ہے اور اس کے احکام تغیر ناپذیر ہیں(جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے) :

"اور محمد(ص)صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پھلے بھی دوسرے پیغمبر موجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کردئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاوگے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہونچاسکتا،خدا شکر کرنے والوںکو جزائے خیر دیتاھے" ۔

اے فرزندان قیلہ(اوس وخزرج) کیا یہ مناسب ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں جبکہ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اوریھاں حاضر بھی ہو اور میری آواز تم تک پہونچ بھی رھی ہے اور تم واقعہ سے با خبر بھی ہو، تمھاری تعداد زیادہ ہے، تمھارے پاس طاقت واسلحہ بھی ہے، اور میں تم کو اپنی مدد کے لئے پکار رھی ہوں، لیکن تم اس پر لبیک نہیں کھتے، میری فریادکو سن رہے ہو

مگر فریاد رسی نہیں کرتے ہو، تم بھادری مینمعروف اور نیکی سے موصوف اورخود نخبہ ہو ، تم ہی ہم اہلبیت (ع) کے لیۓ منتخب ہوئے ،تم نے عربونکے ساتھ جنگیں لڑیں، سختیوں کوبرداشت کیا، مختلف قبیلوں سے جنگ کی، سورماوں سے زور آزمائی کی ، جب ہم

فانّٰی حُرتم بعد البیان واسررتم بعد الاعلان ونکصتم بعد الاقدام واشرکتم بعدالایمان بوساً لقوم نکثوا؟

الا تقاتلون قوما نکثواایمانھم وھموا باخراج الرسول وھم بدأوکم اول مرة اتخشونھم فاللّٰہ احق ان تخشوہ ان کنتم مو ٔمنین [17]

أ لا و قد اری ان قد اخلدتم الی الخفض ،وابعدتم من ھو احقّ بالبسط والقبض، ورکنتم الی الدعة، ونجوتم من الضیق بالسعة فمججتم ما وعیتم ،ودسعتم الذی تسوغتم

(فان تکفروا أنتم ومن فی الارض جمیعا فان اللّٰہ لغنی حمید) [18]

قیام کرتے تھے توتم بھی قیام کرتے تھے ہم حکم دیتے تھے اورتم اطاعت کرتے تھے ۔

یھاں تک کہ اسلام نے رونق پائی اور نعمتیں اور خیرات زیادہ ہوئےں، مشرکین کے سر جھک گۓ، ان کا جھوٹا وقاروجوش ختم ہوگیا،اورکفرکے آتش کدے خاموش ہوگۓ ، شورش اور شوروغل ختم ہوگیا اور دین کا نظام مستحکم ہوگیا۔

اے گروہ انصار: متحیرہوکر کھانجارہے ہو ؟ ! حقائق کے معلوم ہونے کے بعد انہیں کیوںچھپاتے ہو،اور قدم آگے بڑھانے کے بعد پیچھے کیوں ہٹا رہے ہو، اورایمان لانے کے بعد مشرک کیوں ہو رہے ہو ؟

" بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جھنوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا ہے اور رسول کا شھر بدر کرنا چاہتے ہیں، اور تم سے پھلے پھل چھیڑ بھی انھوں نے ہی شروع کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو ،حالانکہ کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمھیں صرف خدا سے ڈرنا چاہۓ ۔"

میں دیکھ رھی ہوں کہ تم پستی کی طرف جارہے ہو جو شخص لائق حکومت تھا اس کو برکنار کردیا اورتم گوشہ نشینی اختیار کرکے عیش وعشرت میں مشغول ہو،زندگی کے وسیع وعریض میدان سے فرار کرکے راحت طلبي کے تنگ وتار ماحول میں پھنس گۓ ہو، جو کچھ تمھارے اندرتھا اسے ظاھر کردیااور جوپي چکے تھے اسے اگل دیا، "لیکن آگاہ رہو اگرتم اور روئے زمین پر آباد تمام انسان کافرہوجائیںتو خدا تمھارا محتاج نہیں ہے ۔"

أ لا و قد قلتُ ما قلت علی معرفة منی بالخذلة التی خامرتکم والغدرة التی استشعرتھا قلوبکم ، و لکنھا فیضة النفس ، ونفثة الغیض (الغیظ)و خور القنا وبثّة الصدرِوتقدمة الحجة

فدونكموها فاحتقبوها دبرة الظهرنقبة الخف ،باقية العار، موسومة بغضب الله وشنار الابد ،موصولة بنارالله الموقدة التى تطّلع على الافئدة فبعين الله ماتفعلون وسيعلم الذين ظلموا ایّ منقلب ينقلبون[19]

وانا ابنة نذير لكم بين يدى عذاب شديد ، فاعلموا انّا عاملون وانتظروا انّا منتظرون[20][21]

اے لوگو! جو کچھ مجھے کہناچاہئے تھا سوکہہ دیا، چونکہ میںجانتی ہونکہ تم میری مدد نہیںکروگے، تم لوگ جو منصوبے بناتے ہو مجھ سے پوشیدہ نہیںھیں، دل میں ایک درد تھا جس کو بیان کردیاتاکہ تم پرحجت تمام ہوجائے اب فدک اورخلافت کوخوب مضبوطی سے پکڑے رکھو،لیکن یہ بھی جان لو کہ اس راہ میں بڑی دشواریاں ہیں اور اس،،فعل ،،کی رسوائیاںاورذلتیںہم یشہ تمھارے دامن گیر رھینگی۔

خدا اپنا غیظ وغضب زیادہ کریگا اوراس کی سزا جہنم ہوگی،، خدا تمھارے کردارسے آگاہ ہے بھت جلد ستمگاراپنے کئے ہوئے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے”

اے لوگو! میں تمھارے اس نبی کی بیٹی ہوںجس نے تمھیںخدا کے عذاب سے ڈرایا،اب جو کچھ تم لوگ کرسکتے ہو کرو، ہم اس کا ضرور انتقام لینگے تم بھی منتظر ہو ، ہم بھی منتظر ھیں۔ [22]

علیٰ أثر الخطبة

كان لخطبة الزهراء سلام الله عليها أثر بالغ ومحرّك لنفوس الناس، سيّما الانصار منهم، لما تحمله تلك الخطبة من الواقعية والصدق والاستناد الى أُسس متنية قوامها الكتاب الكريم والسنة النبوية المباركة، فى بيان مظلوميتها وفى اشادتها بفضل أمير المؤمنين على عليه السلام وأحقّيته فى خلافة الرسول الله ﷺ ، ممّا جعل الأنصار يهتفون باسم على عليه السلام، فاستشعر رجال السقيفة الخطر من هذه البادرة، فنادى أبوبكر الصلاة جامعة، فاجتمع الناس فأرعد و أبرق

رویٰ الجوهرى عن جعفر بن مُحَمَّد بن عمارة بعدة طرق، قال: لما سمع أبوبكر خطبتها شقّ عليه مقالتها، فصعد المنبر وقال:

“أيّها الناس، ماهذه الرِّعة الى كلِّ قالة؟! ومع كلّ قالة أُمنية، اين كانت هذه الأمانى فى عهد نبيكم؟!

خطبہ کے آثار

آپ کے اس خطبہ کا اثرلوگوں پر خاص طور سے انصارپر بھت ہوا، کیونکہ یہ خطبہ واقعیت اور صداقت پر مبنی تھا اور اس خطبہ میں قرآن کریم اور سنت نبوی سے دلائل پیش کئے گئے تھے کہ حضرت پر کیا کیا ظلم وستم ہوئے، اس خطبہ میں حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت بیان کی گئی اور باقاعدہ دلیلوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا گیا کہ آپ ہی خلافت رسول کے حقدار تھے، اور جس وقت انصار پر

اس خطبہ کا اثر ہوا تو حضرت علی کا نام لے لے کر چلانا شروع کیا، چنانچہ یہ دیکھ کر اہل سقیفہ نے خطرہ کا احساس کیا اور ابوبکر نے نماز جامعہ کی طرف بلایا جس پر سب دوڑے ہوئے چلے گئے۔

جوھری نے جعفر بن محمد بن عمارہ سے متعدد طریقونسے روایت کرتے ہوئے کہا : جب جناب ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا خطبہ سنا تو اس پر بھت گراں گزرا، چنانچہ منبر پر جاکر اس طرح لوگوں سے خطاب کیا :

ألا من سمع فليقل، ومن شهد فليتكلم، انما هو ثُعالة شهيده ذنبه، مربّ لكلِ فتنةٍ، هوالذی يقول: كرّوهاً جذعةً بعد ما هرمت، يستعينون بالضعفة، و يستنصرون بالنساء، كأُمِّ طحال أحب أهلها اليها البغي !!!

ألا انى لوأشاء ان أقول لقلت، ولوقلت لبحت، وانى ساكت ماتُركت

ثم التفت الى الأنصار فقال: قد بلغنى يا معشر الأنصار مقالة سفهائكم، فو الله ان أحق الناس بلزوم عهدرسول الله أنتم، فقد جاء كم فآويتم ونصرتم، وأنتم اليوم احق من لزم عهده، ومع ذلک فاغدوا علیٰ أُعطياتكم، فانى لست كاشفاً قناعاً، ولا باسطاً ذراعاً ولا لساناً الّا على من استحق ذلک، والسلام

ثم نزل، فانصرفت فاطمة عليها السلام الیٰ منزلها(23)

"یہ سب کچھ جو تم لوگوں نے سنا ، اور چونکہ ہربات کا ایک مقصد ہوتا ہے، اور یہ بات زمانہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں کھاں تھی؟ پس جس نے بھی سنا ہو وہ بتائے اور جس نے بھی دیکھا ہو وہ گواھی دے، یہ سب کچھ مکروفریب ہے اور اس کا گواہ اس کا شوھر ہے، جو ہر فتنہ کی جڑ ہے، وہ یہ کھتے ہیں کہ یہ لوگ حق وحقیقت کو پانے کے بعد زمان جاہلیت کی طرف پلٹ گئے ، اور وہ بچوں (حسن وحسین(ع)) کے ذریعہ مددلیتے ہیں اور عورتوں کے سھارے نصرت ومدد چاہتے ہیں جس طرح امّ طحال (زمان جاہلیت میں باغی اور سرکش عورت) سے اس کے اہل خانہ اس کی نازیبا حرکتوں سے خوش ہوتے ہیں۔!!

آگاہ رہو کہ اگر میں چاہتا تو کہتا، او راگر کہتا تو تم مبہوت ہوکر رہ جاتے، لیکن میں تو اس وقت ساکت بیٹھا ہوں۔

اس کے بعد انصار کی طرف متوجہ ہوکر کھا:

" اے گروہ انصار ! تم لوگوں میں سے بعض احمقوں کی گفتگومجھ تک پہونچی جو کھتے ہیں: "ہم عھد رسول اللہ میں زیادہ حقدار تھے، کیونکہ ہم نے تم کو پناہ دی اور تمھاری نصرت کی، اور تم آج اپنے کو زیادہ حقدار سمجھتے ہو ، لیکن میں تمھاری باتوں کو چھوڑتا ہوں اور ان کا کوئی اثر نہیں لیتا، اور نہ ہی مجھے کسی چیز کا لالچ ہے، مگر یہ کہ جس چیز کا میں مستحق ہوں، والسلام"۔

اس کے بعد منبر سے اتر گیا۔

اس کی باتیں سن کر جناب فاطمہ وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئیں۔

قال ابن أبی الحدید: قرأت هذا الکلام علی النقیب أبی یحيٰ جعفر ابن یحيٰ بن أبی زید البصري، وقلت له: ''بمن یعرض'' ؟

فقال: ''بل یصرّح''

قلت: ''لو صرّح لم أسألک''

فضحک وقال: ''بعلی بن أبی طالب علیه السلام''

قلت: ''هذا الکلام کلّه لعلی یقوله''!!

قال: ''نعم انّه الملک یا بني

قلت: ''فما مقالة الأنصار؟

قال: ''هتفوا بذکر علی علیه ا لسلام، فخاف من اضطراب الأمر علیهم، فنهاهم[24]

ابن ابی الحدیدکہتے ہیں:

'' حضرت ابوبکر کی اس گفتگو کو میں نے استاد ابو یحیٰ جعفر بن یحیٰ بن ابی زید بصری کے سامنے پڑھا اور سوال کیا کہ اس کلام میں کس کی طرف اشارہ ہے تو انھوں نے کہا کہ اشارہ نہیں ہے بلکہ واضح طور پر بیان ہے، ابن ابی الحدید نے کہا کہ اگر واضح ہوتا تو میں آپ سے کیوں سوال کرتا، یہ سن کر ابو جعفر مسکرائے اور کہا :

یہ سب کچھ حضرت علی (علیہ السلام) کی طرف اشارہ ہے، ابن ابی الحدید بھت تعجب سے کھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے یہ سب کچھ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں کہا ہے ۔

ابو جعفر نے کہا کہ جی ھاں یہ سب کچھ حضرت علی (ع) کی شان میں کہا کیونکہ وہ اس وقت کے خلیفہ اور بادشاہ تھے۔

اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ انصار کی گفتگو کیا تھی؟ (جس کی بنا پر جناب ابوبکر نے کہا : ''تم میں سے بعض احمقوں کی باتیں مجھ تک پہونچي) ،تو ابوجعفر نے کہا انصار نے حضرت علی علیہ السلام کی حمایت میں آواز بلند کی (اور حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ کی وصیت کو بیان کیا، یہ دیکھ کر جناب ابوبکر ڈرے اور اس کام سے روک دیا'')

---

(1) سورہ آل عمران آیت ۱۰۲

(2) سورہ فاطر-آیت ۲۸

(3) سورہ توبہ آیت ۱۲۸

(4) سورہ مائدہ آیت ۶۴

(5) ألا فی الفتنة سقطوا وان جهنم لمحیطة بالکافرین۔ (سورہ توبہ ۴۹)

(6) سورہ کہف آیت ۵۰

(7) سورہ آل عمران آیت ۸۵

(8) سورہ مائدہ آیت ۵۰

(9) سورہ نمل ،آیت۱۶

(10) سورہ مریم ،آیت ۴ و۶

(11) سورہ انفال،آیت ۷۵

(12) سورہ نساء، آیت

(13) سورہ بقرہ،آیت ۱۸۰

(14) سورہ انعام، آیت ۶۷

(15) سورہ ہود آیت۳۹

(16) سورہ آل عمران آیت۱۴۴۔

(17) سورہ توبہ، آیت ۱۲

(18) سورہ ابراھیم ،آیت ۸

(19) سورہ شعراء آیت ۲۲۷

(20) سورہ ہود، آیت ۱۲۱و۱۲۲

(21) احتجاج شیخ طبرسی، ص ۹۷؛دلائل الامامة، ص ۳۰؛ کشف الغمہ، ج۱، ص۱۸۰؛ بحار الانوار، ج۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج۱۶، ص ۲۱۱۔

(22) احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛دلائل الامامۃ، ص ۳۰؛ کشف الغمہ، ج۱، ص۱۸۰؛ بحار الانوار، ج۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج۱۶، ص ۲۱۱۔

(23) دلائل الامامۃ ۱۲۳، شرح ابن ابی الحدید ج۱۶ ص ۲۱۵۔

(24) شرح ابن ابی الحدید جلد ۱۶، ص۲۱۵۔

ندبتها للرسول (ص)

قد كان بعدک انباء وهنبثه
لو كنتَ شاهدها لم تكثر الخطْب

انا فقد ناک فقد الا رض وابلها
واختل قو مک فاشهدهم فقد نكبوا

ابدىٰ رجال لنانجوىٰ صدورهم
لمامضيتَ وحالت دونک التُّربُ

تجهّمتْنَا رجال و استخفَّ بنا
لما فقدت وكل الارث مغتصب

وكنت بدراً و نوراً يستضاء به
عليک تنزل مِن ذى العز ة الكتب

وكان جبريل با لآيا ت يو نسنا
فقد فقدتَ وكل الخير محتجب

فليت قبلک كان الموت صادفنا
لما مضيت وحالت دونک الكثبُ

انّا رزئنا بما لم يُرز ذوشجن
من البرية لا عجم ولا عرب

قبر رسول(ص) پر آپ کے اشعار

اے پدر محترم! آپ کے بعد فتنے رونما ہو ئے، طرح طرح کی آوازیں بلندہو ئیں اگر آپ زندہ ہو تے تو اس طرح کے اختلافات سامنے نہ آتے ۔

آپ ہمارے درمیان سے چلے گئے اور ہمارا حال ا س زمین کی طرح ہوگیا ہے جو باران رحمت سے محروم ہو گئی ہو اورآپ کی قوم وملت میں باہمی خلل واقع ہوگیا ہے پس آپ شاھد ہیں اور انکے کارناموں سے چشم پو شی نہ فر مائیں

لیکن ہم پرکچھ لوگوں کا بغض وحسداس وقت آشکار ہوا جب آپ ہمارے درمیان سے اٹھ گئے اور منوں مٹی کےنیچے چھپ گئے ۔

جب آپ ہمارے درمیان سے اٹھ گئے تو لوگوں میں سے ایک گروہ نے یہ چال چلی ، ہمارے مقام کو سبک کر دیا ، اور ہماری میراث کو غصب کرلیا۔

آپ ایک نو رفروز اں تھے جس سے وہ لوگ فائدہ اٹھاتے رہے آپ ہی وہ شخصیت ہیں کہ جن پر آسمانی کتاب'' قرآن '' نازل کی گئی ۔

اور ہم کو جناب جبرئیل نے قرآنی آیات سے مانوس کیا اور آپ کے جانے سے ہما رے لئے خیر کے سارے دروازے بند ہو گئے ۔

اے کاش کہ آپ کے جانے سے قبل ہم کو موت آجاتی ،آپ گئے اور ایک گروہ اپنے باطل مقاصد کو پانے کے لئے تل گیا۔

آپ کے جا نے کے بعد ہم نے وہ مصیبتیں دیکھیں جوعرب و عجم میں سے کسی نے نہیں دیکھیں ۔

فہرست

مقدمہ ناشر..3
مدینہ کی عورتوں سے خطاب...5
واقعاً کس قدر تعجب کا مقام ہے :..6
مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع)کاتاریخ ساز خطبہ...9
اس کے بعد آپ نے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا:...12
انصار سے خطاب..19
خطبہ کے آثار 22
قبر رسول(ص) پر آپ کے اشعار..28